ولایت علی رضی اللہ عنہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

اہل سنت کے نزدیک اہل بیت سے محبت عین ایمان ہے۔ ان کے نزدیک سیدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بیت رسول میں شامل ہیں۔ صحابہ کرام کے مسئلے میں بعض لوگ دو انتہاؤں پر ہیں، ایک روافض اور دوسرے نواصب۔

خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي .

''ایک فرقہ مجھ سے محبت کا دم بھرے گا اور محبت (میں غلو) کی وجہ سے جہنم رسید ہو جائے گا۔ دوسرا مجھ سے بغض رکھے گا، جس کی وجہ سے واصل جہنم ہو گا۔''

(فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل : ٩٥٢، سندهٗ صحيحٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

طَائِفَةٌ رَافِضَةٌ يُظْهِرُونَ مُوَالَاةَ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَهُمْ فِي الْبَاطِنِ إِمَّا مَلَاحِدَةٌ زَنَادِقَةٌ، وَإِمَّا جُهَّالٌ، وَأَصْحَابُ هَوًى، وَطَائِفَةٌ نَاصِبَةٌ تَبْغُضُ عَلِيًّا، وَأَصْحَابَهٗ، لِمَا جَرٰى مِنْ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ مَا جَرٰى .

''روافض کی ایک جماعت اہل بیت سے محبت کا دم بھرتی ہے، درحقیقت یہ ملحد و

زندیق ہیں یا دین سے کورے اور نفس پرست۔ ایک گروہ ناصبی ہے، جو (سیدنا معاویہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے خلاف ہونے والی) جنگوں کی وجہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں سے بغض رکھتا ہے۔''

(الفتاوی الکبریٰ : ۱۹۵/۱، مجموع الفتاویٰ : ۳۰۱/۲۵)

نیز فرماتے ہیں:

وَأَمَّا أَهْلُ الْحَدِيثِ وَالسُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَقَدِ اخْتَصُّوا بِاتِّبَاعِهِمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ الثَّابِتَةَ عَنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ الْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالرَّوَافِضِ وَمَنْ وَافَقَهُمْ فِي بَعْضِ أَقْوَالِهِمْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَتَّبِعُونَ الْأَحَادِيثَ الَّتِي رَوَاهَا الثِّقَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَعْلَمُ أَهْلُ الْحَدِيثِ صِحَّتَهَا، فَالْمُعْتَزِلَةُ يَقُولُونَ : هَذِهِ أَخْبَارُ آحَادٍ، وَأَمَّا الرَّافِضَةُ فَيَطْعَنُونَ فِي الصَّحَابَةِ وَنَقْلِهِمْ، وَبَاطِنُ أَمْرِهِمُ الطَّعْنُ فِي الرِّسَالَةِ .

''اہل سنت والجماعت اہل حدیث کا شیوہ ہے کہ وہ عقیدہ اور مسائل میں قرآن اور صحیح احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اور منہج صحابہ کرام کی پیروی کرتے ہیں۔ جب کہ خوارج، معتزلہ، روافض اور ان کے ہم نوا ایسے نہیں ہیں، کیوں کہ وہ ثقہ راویوں سے مروی احادیث کا اتباع نہیں کرتے۔ معتزلہ کہتے ہیں: یہ احادیث

اخبار آحاد ہیں، روافض صحابہ کرام اور ان کی روایات پر طعن کرتے ہیں، لیکن در حقیقت اس کی زد رسالت مآب پر پڑتی ہے۔''

(منهاج السنة النبوية : ٤٦٣/٣)

رافضیت اور ولایت علی رضی اللہ عنہ

شیعہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ خلیفہ بلا فصل ہیں، اس لیے انہوں نے کلمہ طیبہ میں اضافہ کی جسارت کی ہے۔ ان کا کلمہ ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، علی ولی اللہ۔

''علی ولی اللہ'' سے ان کی مراد ولایت علی ہے۔ اور ولایت علی سے مراد ان کا ''خلیفہ بلا فصل'' ہونا ہے۔ جو کہ بے ثبوت اور بے حقیقت اور سراسر غلو پر مبنی نظریہ ہے۔ لکھا ہے:

وَلَايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ، وَلَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ رَسُولًا إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَوَصِيَّةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

''علی علیہ السلام کی ولایت سابقہ تمام انبیاء کے صحیفوں میں مندرج تھی اور اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور علی علیہ السلام کی وصیت دے کر بھیجا۔''

(أصول الكافي للكليني : ٤٣٧/١)

یہ کیسا دعوی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے عقل، دین اور ذرہ برابر حیا سے نوازا ہے، وہ ایسی بات کرنے سے ''عاجز و قاصر'' ہے۔ یہ تو یہاں تک کہتے ہیں:

سیدنا یونس علیہ السلام ولایت علی کے منکر تھے، تب مچھلی کے میں پیٹ میں رہے۔ اقرار کرنے پر خلاصی ملی۔ (بحار الأنوار للمجلسي : ٣٣٣/٢٦)

اس سلسلہ میں یہ بیسیوں آیات قرآنیہ میں تحریف معنوی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں جہاں بھی شرک سے روکا گیا ہے، وہاں علی رضی اللہ عنہ کی ولایت میں شریک ٹھہرانے سے روکا گیا ہے، جہاں کفر وانکار کی بات وہاں ولایت علی سے انکار مراد ہے۔شاید اسی بنیاد پر انہوں نے عقیدہ تحریف قرآن گھڑ لیا ہے کہ قرآن مجید میں ولایت علی کا ذکر تھا، جو نکال دیا گیا۔

اس باب میں انہوں نے بے شمار حدیثیں بھی گھڑی ہیں، یہ لوگ صحیح حدیث «من كنت مولاه فعلي مولاه» میں مولا کا معنیٰ ''والی'' کرتے ہیں، جو کسی بھی صورت میں درست نہیں۔امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا حَدِيثُ الْمُوَالاةِ فَلَيْسَ فِيهِ۔ إِنْ صَحَّ إِسنَادُهٗ۔ نَصٌّ عَلٰى وَلَايَةِ عَلِيٍّ بَعْدَهٗ ...... فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرَ اخْتِصَاصَهٗ بِهٖ وَمَحبَّتَهٗ إِيَّاهُ وَيَحُثُّهُمْ بِذَالِكَ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَمُوَالاتِهٖ وَتَرْكِ مُعَادَاتِهٖ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهٗ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهٗ وَفِي بَعْضِ الرُّوَايَاتِ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ أَللّٰهُمَّ وَالِ مِنْ وَالاهُ وَعَادِ مِنْ عَادَاهُ. وَالْمُرَادُ بِهٖ وَلَاءُ الْإِسْلَامِ وَمَودَّتُهٗ، وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يوَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُعَادِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُوَ فِي مَعْنٰى مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّهٗ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا

يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ .

''حدیث موالاۃ، اگر صحیح ہے، تو اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے پر کوئی نص نہیں۔...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی خصوصیت و محبت کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو ان سے محبت وموالات کرنے کا اور ان سے عداوت کو ترک کرنے پر ترغیب دے رہے ہیں۔ یہاں مراد اسلام کا تعلق اور اسلام کی محبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا میں دوست ہوں، اس کے علی دوست ہیں۔'' دوسری روایت میں ہے: ''جس کا میں دوست ہوں اس کے علی دوست ہیں۔ اللہ! جو علی سے محبت کرے، تو بھی اس سے محبت کر اور جو علی سے بغض وعداوت رکھے، تو بھی اس سے عداوت رکھ۔'' مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھیں، دشمنی نہ رکھیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں یہی معنی بیان ہوا ہے: ''اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو پھاڑا اور جان پیدا کی! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعدہ دیا تھا کہ مجھ سے کوئی مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے عداوت کوئی منافق ہی رکھے گا۔''

(الإعتقاد، ص ٣٥٤)

ناصبیت اور اہل بیت

مشہور لغوی علامہ ابن منظور (۷۱۱ھ) لکھتے ہیں:

قومٌ يَتَدَيَّنُونَ بِبِغْضَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

''ناصبی وہ گروہ ہے، جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا ثواب سمجھتے ہیں۔''

(لسان العرب : ۷۲٦/۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

تُبْغِضُ عَلِيًّا، وَ أَصْحَابَهُ.

''ناصبی سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں سے بغض رکھتے ہیں۔''

(مجموع الفتاویٰ : ۳۰۱/۲۵)

نیز فرماتے ہیں:

يُكَفِّرُونَ عَلِيًّا أَوْ يُفَسِّقُونَهُ أَوْ يَشُكُّونَ فِي عَدَالَتِهِ.

''ناصبی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کافر و فاسق سمجھتے ہیں اور آپ کی عدالت میں شک کرتے ہیں۔''

(منهاج السنة النبوية : ۳۸٦/٤)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰى، وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ.

''اگر کوئی شخص حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان نماز پڑھتا ہو، روزہ رکھتا ہو، لیکن مرتے وقت دل میں اہل بیت سے بغض ہوا، تو جہنم میں جائے گا۔''

(المستدرك على الصحيحين للحاكم : ۱٤۸/۳۔۱٤۹، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳٦۰ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَثْبَتُّ مِنْ بَيَانِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا إِذَا نَظَرَ فِيهَا الْمُؤْمِنُ سَرَّهُ، وَزَادَهُ مَحَبَّةً لِلْجَمِيعِ، وَإِذَا نَظَرَ فِيهَا رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ أَوْ نَاصِبِيٌّ ذَلِيلٌ مُهِينٌ، أَسْخَنَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِذَالِكَ أَعْيُنَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ لِأَنَّهُمَا خَالَفَا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاتَّبَعَا غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ.

''میں نے ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کے بیان سے وہ وہ کچھ ثابت کر دیا ہے، کہ جسے دیکھتے ہی مومن باغ باغ ہو جائے گا اور ان تمام سے محبت میں اضافہ ہو گا اور خبیث رافضی اور رسوا و کمینہ ناصبی سیخ پا ہو جائے گا۔ اللہ کریم دنیا و آخرت میں ان دلائل و براہین سے ان کی آنکھوں کو سُوجا تا رہے۔ کیوں کہ یہ کتاب وسنت، مسلک صحابہ اور منہج محدثین کے مخالف ومعاند ہیں۔''

(الشريعة: ٤/١٧٦٧)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نواصب و روافض کا دعوی ہے کہ

إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَكَذَبُوا قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي قُلُوبِنَا.

''ایک مومن کے دل میں سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما (دونوں) کی محبت سما نہیں سکتی، یہ ان کا جھوٹ ہے، الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں دونوں کی محبت کو جمع کر دیا ہے۔''

(الشريعة: ١٢٢٦، ١٢٢٧، معجم ابن الأعرابي: ٩٥، سندهٗ صحيحٌ)

امام ابوشہاب حناط رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ .

''ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم (سب) کی محبت اس امت کے پارسا لوگوں کے دلوں میں ہی سما سکتی ہے۔''

(الشريعة : ١٢٢٨، وسندهٗ صحيحٌ)

میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ : لَا يَسَعُنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ ، وَأَنَا أَقُولُ : غَفَرَ اللّٰهُ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ .

''ایک گروہ کہتا ہے: عثمان وعلی رضی اللہ عنہما (دونوں) کے حق میں استغفار کرنا ہمارے بس میں نہیں، جب کہ میں تو کہتا ہوں: اللہ عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کو معاف کرے۔''

(الشريعة : ١٢٢٩، وسندهٗ حسنٌ)

اہل حدیث اور اہل بیت:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے موقع پر تین مرتبہ فرمایا:

أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي .

''میں آپ کو اہل بیت کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔''

(صحيح مسلم : ٢٤٠٨)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو چادر میں لے کر یہ دعا کی:

أَللّٰهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا .

''اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، گندگی ان کے قریب نہ پھٹکنے دینا اور انہیں کمال درجہ کی طہارت نصیب فرما۔''

(مسند الإمام أحمد : ٢٩٨/٦، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت مباہلہ (آل عمران: ٦١) نازل ہوئی، تو نبی کریم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا:

أَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي .

''اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

(صحيح مسلم : ٢٤٠٤)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ .

''اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت عزت و تکریم کے زیادہ حق دار ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : ١٠٧/٤، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٩٧٦) نے ''صحیح'' کہا ہے، نیز امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ (السنن الکبریٰ: ١٥٢/٢)

امام حاکم رحمہ اللہ (۳/ ۱۴۷) نے ''امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر'' قرار دیا ہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ.

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے بغض رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ ضرور واصل جہنم کرے گا۔''

(صحيح ابن حبان : ٦٩٧٨، المستدرك للحاكم : ١٥٠/٣، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دیا ہے۔

خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ چہارم سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری کا خیال رکھنا مجھے اپنی عزیز داری سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔''

(صحيح البخاري : ٣٧١٢)

نیز فرمایا:

أُرْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ.

''اہل بیت کے حوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا خیال رکھیں۔''

(صحيح البخاري : ٣٧١٣)

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ، وَقَالَ : بِأَبِي، شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ .

''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور پیدل چل دیے، (رستے میں) سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا، تو انہیں کندھے پر اٹھالیا اور فرمایا: ان پر میرا باپ قربان! یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں، نہ کہ علی کے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنس دیے۔''(صحيح البخاري : ٣٥٤٢)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ قسم کے لوگوں پر میں لعنت بھیجتا ہوں، اللہ بھی ان پر لعنت کرے!، یاد رہے کہ ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔

ان میں سے ایک یہ ہے:

وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ .

''میرے اہل بیت کے حقوق کا استحصال کرنے والا۔''

(سنن الترمذي : ٢١٥٤، وسندهٗ حسنٌ)

علامہ امیر محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ (١١٨٢ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ أَبْدَانِهِمْ وَتَرْكِ تَعْظِيمِهِمْ فَإِنَّ لَهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ حَقًّا لَا يَجْهَلُهُ إِلَّا مَنْ غَطَّى الشَّقَاءُ عَلٰى نُورِ بَصِيرَتِهٖ وَكَذٰلِكَ

الْمُسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِ الْعَتِيرَةِ آثِمٌ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمَّا كَانَ حَقُّهُمْ آكَدَ وَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَنَّهُ يَكْثُرُ لَهُمُ الْأَعْدَاءُ وَالْحُسَّدُ فَخَصَّهُمْ .

''یعنی اہل بیت کو جسمانی تکلیف سے دوچار کرنے والا اور ان کی عزت وتوقیر میں کوتاہی برتنے والا (لعنتی ہے۔) کیوں کہ اہل بیت کا امت پر باقاعدہ حق ہے، جس سے وہی ناآشنا رہ سکتا ہے، جس کی بصیرت پر شقاوت و بدبختی چھا جائے۔ ویسے تو اہل بیت کے علاوہ دوسروں کی بے حرمتی کرنے والا بھی قابل مذمت ہے لیکن چوں کہ اہل بیت کے حقوق زیادہ ہیں اور اللہ کے علم میں تھا کہ ان کے دشمن اور حاسدین زیادہ ہوں گے، اس لیے انہیں بہ طور خاص ذکر کر دیا۔''(التنوير شرح الجامع الصغير : ٣٧٢/٦)

سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ لِسَانَهُ أَوْ شَفَتَهُ، يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ لِسَانٌ أَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''میں عینی شاہد ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹ چوس رہے تھے اور جس زبان یا ہونٹوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوس لیں، انہیں کبھی عذاب نہیں چھوئے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : ٩٣/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدہ ام فضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : إِنِّي رَأَيْتُ فِي مَنَامِي، فِي بَيْتِي، أَوْ حُجْرَتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ، قَالَ : تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا، فَتَكْفُلِينَهُ، فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَنًا، فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهَا، فَأَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمَ، وَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَزُورُهٗ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ، فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ، فَأَصَابَ الْبَوْلُ إِزَارَهٗ، فَزَخَخْتُ بِيَدِي عَلٰى كَتِفَيْهِ، فَقَالَ : أَوْجَعْتِ ابْنِي أَصْلَحَكِ اللّٰهُ أَوْ قَالَ : رَحِمَكِ اللّٰهُ، فَقُلْتُ : أَعْطِنِي إِزَارَكَ أَغْسِلْهُ، فَقَالَ : إِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُصَبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ .

”میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میں نے عالم رؤیت میں اپنے گھر یا کمرے میں آپ کے جسم کا ایک عضو دیکھا ہے، (تعبیر فرما دیں!) فرمایا: فاطمہ بچہ جنم دیں گی اور آپ اس کی دایہ گیری کریں گی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن کو جنم دیا، اسے میرے حوالے کر دیا گیا۔ میں نے اسے بڑی فیاضی سے دودھ پلایا۔ ایک روز میں حسن کو نبی کریم ﷺ سے ملانے کے لیے لے آئی۔ آپ ﷺ نے اپنا نواسہ سینے سے لگا لیا۔ اس نے

آپ کے سینہ پر پیشاب کر دیا اور پیشاب کی نمی آپ کے ازار بند تک پہنچ گئی۔ میں نے اس کی گردن پر ہلکی سی تھپکی دی، تو فرمانے لگے: اللہ آپ کو ہدایت دے یا فرمایا: اللہ آپ پہ رحم کرے! آپ نے میرے لخت جگر کو تکلیف پہنچائی ہے۔ میں نے عرض کیا: اپنا ازار دیجئے، دھو دیتی ہوں، فرمایا: شیر خوار بچی پیشاب کرے، تو دھونا ہوگا اور بچہ کرے، تو چھینٹے ہی کافی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٤٠/٦، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (۱۹۶ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كُنْتُ فِيمَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، ثُمَّ غُفِرَ لِي، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَمُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْظُرَ فِي وَجْهِي .

''اگر (بالفرض والمحال) میں قاتلینِ حسین میں شریک ہوں اور میرا یہ جرم معاف کر دیا جائے، جنت میں بھی چلا جاؤں، تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کرنے سے شرم محسوس کروں گا۔''

(المعجم الكبير للطبراني : ۱۱۲/۳، ح : ۲۹۲۸، وسندهٗ حسنٌ)

شیخ الاسلام، امام، عمران بن ملحان ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ (۱۰۵ھ) فرماتے ہیں:

لَا تَسُبُّوا عَلِيًّا وَلَا أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ، فَإِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بَلْهُجَيْمِ قَالَ : أَلَمْ تَرَوْا إِلٰى هٰذَا الْفَاسِقِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَتَلَهُ اللّٰهُ، فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ، فَطَمَسَ اللّٰهُ بَصَرَهٗ .

''سیدنا علی اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کو برا مت کہیں، کیوں کہ ہمارے پڑوس میں

قبیلہ بلھجیم کا ایک شخص رہتا تھا، اس نے کہا: کیا تم اس فاسق (ابن فاسق) حسین بن علی کو نہیں دیکھتے؟ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر ڈالا۔ یہ کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں میں دو کیل مارے اور وہ ہمیشہ کے لیے آنکھوں سے ہاتھ دھو بیٹھا۔''

(فضائل الصّحابة لأحمد: ٩٧٢، المعجم الكبير للطّبراني: ٢٨٣٠، وسندهٗ صحيحٌ)

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُبَّ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَلَا تَكُنْ رَّافِضِيًّا، وَاعْمَلْ بِالْقُرْآنِ، وَلَا تَكُنْ حَرُورِيًّا، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَتَاكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ، وَمَا أَتَاكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ، وَلَا تَكُنْ قَدَرِيًّا، وَأَطِعِ الْإِمَامَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا .

''اہل بیتِ رسول سے محبت کیجئے، رافضی نہ ہو جانا۔ قرآن پر عمل کیجئے، خارجی نہ ہوئیے۔ یاد رکھئے کہ آپ کی ہر نیکی اللہ کی طرف سے ہے اور ہر برائی آپ کی طرف سے ہے۔ منکر تقدیر نہ ہوئیے اور حاکم وقت کی اطاعت کیجئے، بھلے وہ حبشی ہی کیوں نہ ہو!'' (السنّة للخلّال، ٨: وسندهٗ حسنٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) لکھتے ہیں:

وَيَتَبَرَّؤُونَ مِنْ طَرِيقَةِ الرَّوَافِضِ الَّذِينَ يُبْغِضُونَ الصَّحَابَةَ وَيَسُبُّونَهُمْ، وَطَرِيقَةِ النَّوَاصِبِ الَّذِينَ يُؤْذُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ بِقَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ .

''اہل سنت (اہل حدیث) روافض سے بری ہیں، جو صحابہ کرام سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں برا بھلا کہتے ہیں، ناصبیوں سے بھی اعلان براءت ہے، جو بزبان قال وحال اہل بیت کو تکلیف دیتے ہیں۔''

(العقیدة الواسطیة، ص ۱۹۲)

نیز فرماتے ہیں:

وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَيَتَوَلَّوْنَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِعِلْمٍ وَعَدْلٍ، لَيْسُوا مِنْ أَهْلِ الْجَهْلِ وَلَا مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، وَيَتَبَرَّؤُونَ مِنْ طَرِيقَةِ الرَّوَافِضِ وَالنَّوَاصِبِ جَمِيعًا، وَيَتَوَلَّوْنَ السَّابِقِينَ وَالْأَوَّلِينَ كُلَّهُمْ، وَيَعْرِفُونَ قَدْرَ الصَّحَابَةِ وَفَضْلَهُمْ وَمَنَاقِبَهُمْ، وَيَرْعَوْنَ حُقُوقَ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّتِي شَرَعَهَا اللّٰهُ لَهُمْ.

''اہل سنت تمام مومنوں سے محبت کرتے ہیں۔ علم وانصاف پر مبنی کلام کرتے ہیں، کسی جہالت اور نفس پرستی کا اظہار نہیں کرتے۔ روافض اور نواصب سے اعلان براءت کرتے ہیں، تمام سابقین واولین سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں، صحابہ کرام کی فضیلت ومراتب کی مکمل معرفت رکھتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کے حقوق مقرر کیے ہیں کا خیال رکھتے ہیں۔''

(منهاج السنة النبوية: ۷۱/۲)

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) ''حدیث ثقلین'' کے تحت لکھتے ہیں:

فَيَدُلُّ عَلٰى أَنَّ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى، وَأَمَرَ أُمَّتَهُ بِالتَّمَسُّكِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَبِسُنَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي رِجُوعِهِ مِنْ هٰذِهِ الْحَجَّةِ بِغَدِيرِ خَمٍّ فَأَمَرَ أُمَّتَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَالتَّمَسُّكِ بِهِ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَبِمُوَالَاةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَتَعْرِيفِ النَّاسِ شَرَفَ عَلِيٍّ وَفَضْلِهِ عِنْدَهُ، يَدُلُّ الْعُقَلَاءَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، وَبِمَحَبَّتِهِمْ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ، وَالتَّعَلُّقِ بِمَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ الْأَخْلَاقِ الشَّرِيفَةِ، وَالِاقْتِدَاءِ بِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَمَنْ كَانَ هٰكَذَا، فَهُوَ عَلٰى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ، أَلَا تَرٰى أَنَّ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ السُّلَمِيَّ قَالَ: وَعَظَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي سَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ

ضَلَالَةٌ . وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ فَهُمْ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُمْ مُحِبًّا رَاضِيًا بِخِلَافَتِهِمْ، مُتَّبِعًا لَهُمْ، فَهُوَ مُتَّبِعٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيِّبِينَ، وَتَوَلَّاهُمْ وَتَعَلَّقَ بِأَخْلَاقِهِمْ، وَتَأَدَّبَ بِأَدَبِهِمْ، فَهُوَ عَلَى الْمَحَجَّةِ الْوَاضِحَةِ، وَالطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، وَيُرْجَى لَهُ النَّجَاةَ، ......

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ مُحِبٌّ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، مُتَخَلِّفٌ عَنْ مَحَبَّةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَعَنْ مَحَبَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، غَيْرُ رَاضِي بِخِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ؟ هَلْ تَنْفَعُهُ مَحَبَّةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؟ قِيلَ لَهُ : مُعَاذَ اللّٰهِ، هَذِهِ صِفَةُ مُنَافِقٍ، لَيْسَتْ بِصِفَةِ مُؤْمِنٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي وَشَهِدَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْخِلَافَةِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْجَنَّةِ، وَبِأَنَّهُ شَهِيدٌ، وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُحِبٌّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِبَّانِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَمِيعُ مَا شَهِدَ لَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَمَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَحَبَّتِهِ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، فَمَنْ لَمْ يُحِبَّ هٰؤُلَاءِ وَيَتَوَلَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَقَدْ بَرِيءَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَذَا مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَتَوَلّٰى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَيُحِبُّ أَهْلَ بَيْتِهِ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ لَا يَرْضٰى بِخِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَلَا عُثْمَانَ وَلَا يُحِبُّهُمْ وَيَبْرَأُ مِنْهُمْ، وَيَطْعَنُ عَلَيْهِمْ، فَنَشْهَدُ بِاللّٰهِ يَقِينًا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بُرَآءُ مِنْهُ لَا تَنْفَعُهُ مَحَبَّتُهُمْ حَتّٰى يُحِبَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، كَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَا وَصَفَهُمْ بِهِ، وَذَكَرَ فَضْلَهُمْ، وَتَبَرَّأَ مِمَّنْ لَمْ يُحِبَّهُمْ، فَرَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ .

هٰذَا طَرِيقُ الْعُقَلَاءِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يَقْذِفُ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّعْنِ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، لَقَدِ افْتَرٰى عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَذَفَهُمْ بِمَا قَدْ صَانَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَهَلْ عَرَفْتُ أَكْثَرَ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، إِلَّا مِمَّا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ؟ .

''یہ دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ منی میں ارشاد فرمایا اور امت کو کتاب وسنت مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا۔ حج سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر حکم دیا کہ کتاب اللہ کو تھامے رکھیں، اہل بیت سے محبت ومودت قائم رکھیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے عقیدت رکھیں، لوگوں کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضلیت اور مقام ومرتبہ سے روشناس کرایا اور عقل وبینش والے مسلمانوں کی راہنمائی کی کہ کتاب وسنت اور خلفائے راشدین مہدیین کے طریقے کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں۔ ان سے محبت اور اہل بیت سے عقیدت کا دم بھریں، نیز ان کی عمدہ خصلتوں کی خوشہ چینی اور پیروی کریں۔ ایسا شخص صراط مستقیم پر گامزن ہے۔ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں غور کیجئے، بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایسا پرتاثیر وعظ کیا کہ ہماری آنکھیں چھم چھم بہنے لگی، دلوں پر رقت طاری ہوگئی۔ ہم عرض گزار ہوئے: اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی

وعظ لگتا ہے، کیا وصیت فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ امیر کی طاعت گزاری کا کہتا ہوں، اگر چہ وہ امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ عنقریب میری وفات کے بعد شدید اختلافات کا منہ دیکھنا پڑے گا، ایسے سمے میری سنت تھامے رکھنا اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنا اور سنت کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ دین میں نئے کام جاری کرنے سے بچیں، کیوں کہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت و گمراہی ہے۔

خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ جو ان سے محبت و عقیدت رکھے، ان کی خلافت پر راضی ہو اور ان کی اقتدا کرے، وہ کتاب و سنت کی پیروی کر رہا ہے۔ جو پاک باز اہل بیت سے محبت و مودت کرے، ان کے خصائل حمیدہ کو اپنا شعار و دثار بنا لے اور کما حقہ ادب بجالائے، ایسا شخص واضح دلیل پر قائم ہے، جادۂ مستقیم کا راہی ہے اور نجات کی امید رکھے۔

اگر کوئی کہے کہ آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے، جو کہتا ہو کہ میں ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہوں اور علی اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں رکھتا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت تسلیم نہیں کرتا؟ آیا اسے ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی محبت کوئی فائدہ دے گی؟

ایسے شخص کے بارے میں کہا جائے گا: معاذ اللہ! یہ منافق کی خصلت ہے، نہ کہ مومن کی۔ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''آپ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض رکھے گا۔'' (صحیح مسلم: ۷۸)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے علی کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی'' (زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: ۱۰۷۸، وسندہٗ حسنٌ) نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلافت، جنت اور شہادت کی خبر دی ہے، آپ اللہ و رسول کے محبّ اور اللہ و رسول آپ کے محبّ ہیں، وہ تمام فضائل جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا وغیرہ۔ جو ان نفوس قدسیہ سے محبت و عقیدت نہیں رکھتا، وہ دنیا و آخرت میں لعنتی ہے، ایسے بد بخت سے ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بری ہیں۔

اسی طرح جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت عظام سے محبت کا دم بھرے اور کہے کہ میں ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کو نہیں مانتا، نہ ہی ان سے محبت کرتا ہوں، ان سے براءت کا اعلان کرے اور ان پر طعن و تشنیع کے نشتر چلائے، ایسے شخص کے متعلق ہم اللہ کو گواہ بنا کر برملا کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی اس سے بری ہوں گے۔ اسے ان کی محبت کچھ فائدہ نہ دے گی، تا آنکہ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی محبت کرنے لگ جائے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان پاک باز ہستیوں کی تعریف کی ہے، فضائل بیان کیے ہیں اور ہر اس شخص سے اعلان براءت کیا ہے، جو ان سے محبت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کی آل سے راضی ہو۔

یہ عقلمند مسلمانوں کا راستہ ہے۔ ہم ایسے شخص سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، جو اہل بیت پر تہمت لگائے کہ انہوں نے ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم پر طعن کیا ہے۔ اہل بیت پر جھوٹ تھونپے گئے ہیں اور انہیں ایسی ایسی باتوں سے متہم کیا گیا

ہے، جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچائے رکھا۔ کیا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے اکثر فضائل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایات میں نہیں ملتے؟''

(الشريعة : ٥/٢٢٢١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ تَـرْكَ التَّـرَحُّـمِ سُكُوْتٌ، وَالسَّـاكِـتُ لَا يُنْسَبُ إِلَيْـهِ قَـوْلٌ، وَلٰكِـنْ مَـنْ سَـكَـتَ عَـنْ تَـرحُّـمِ مِثْلِ الشَّهِيْدِ أَمِيْـرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَـانَ، فَـإِنَّ فِيْـهِ شَيْـئاً مِنْ تَشَيُّعٍ، فَمَنْ نَطَقَ فِيْـهِ بِغَضٍّ وَتَـنَقُّصٍ وَهُوَ شِيْعِيٌّ جَلْدٌ يُؤَدَّبُ، وَإِنْ تَرَقّٰى إِلَى الشَّيْخَيْنِ بِذَمٍّ، فَهُوَ رَافِضِيٌّ خَبِيْثٌ، وَكَذَا مَنْ تَعرَّضَ لِلْإِمَامِ عَلِيٍّ بِذَمٍّ، فَهُوَ نَاصِبِيٌّ يُعَزَّرُ، فَإِنْ كَفَّرَهُ، فَهُوَ خَارِجِيٌّ مَارِقٌ، بَلْ سَبِيْلُنَا أَنْ نَستغفِرَ لِلْكُلِّ، وَنُحِبُّهُم، وَنَكَفَّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُم.

''صحابہ کرام کے حق میں دعائے رحمت نہ کرنا سکوت ہے، اور ساکت کی طرف کسی بات کی نسبت نہیں کی جا سکتی، لیکن جو جام شہادت نوش فرمانے والے امیر المؤمنین سیدنا عثمان کے حق میں دعائے رحمت سے سکوت اختیار کرے، ایسے شخص سے شیعیت کی بدبو آتی ہے۔ جو آپ کے بارے میں زبان درازی کرے اور شان میں تنقیص کرے، وہ شیعہ ہے اور تادیبی کوڑوں کا مستحق ہے۔ شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) پر طعن کی جرأت و جسارت کرنے والا خبیث شیعہ ہے۔ اسی طرح جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا حرکت کرے، وہ ناصبی

ہے اور تعزیر کا مستحق ہے۔ آپ کی تکفیر کرنے والا خارجی ہے۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ہم ان سب کے لیے استغفار کرتے ہیں، ان سے محبت ومودت رکھتے ہیں اور مشاجرات صحابہ میں زبان بندی کرتے ہیں۔''

(سیر أعلام النبلاء : ۳۷۰/۷)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا زَالَا مُكْرِمَيْنِ لَهٗ غَايَةَ الْإِكْرَامِ بِكُلِّ طَرِيقٍ، مُقَدِّمَيْنِ لَهٗ، بَلْ وَلِسَائِرِ بَنِي هَاشِمٍ عَلٰى غَيْرِهِمْ فِي الْعَطَاءِ، مُقَدِّمَيْنِ لَهٗ فِي الْمَرْتَبَةِ وَالْحُرْمَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْمُوَالَاةِ وَالثَّنَاءِ وَالتَّعْظِيمِ، كَمَا يَفْعَلَانِ بِنُظَرَائِهٖ، وَيُفَضِّلَانِهٖ بِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَيْسَ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يُعْرَفْ عَنْهُمْ كَلِمَةُ سُوءٍ فِي عَلِيٍّ قَطُّ، بَلْ وَلَا فِي أَحَدٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

''ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہر اعتبار سے کما حقہ اکرام کرتے تھے، آپ تو کجا، دیگر بنو ہاشم کو بھی نوازش میں پیش پیش رکھتے تھے۔ مقام ومرتبہ، عزت و توقیر، محبت اور مودت اور تعظیم میں مقدم کرتے تھے۔ اسی طرح آپ کے ہم نواؤں سے بھی یہی سلوک تھا، انہیں اللہ کی دی ہوئی فضیلت کے مطابق ان پر فضیلت دیتے تھے، جنہیں وہ فضیلت نصیب نہ ہوئی ہو۔ نیز ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کی طرف سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ بل کہ کسی ہاشمی کے بارے میں نازیبا

کلمہ کہنا قطعا ثابت نہیں۔‘‘

(منهاج السنة النبوية : ١٧٨/٦)

مؤرخ اسلام مفسر قرآن حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا تُنْكَرُ الْوَصَاةُ بِأَهْلِ الْبَيْتِ، وَالْأَمْرُ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ، وَاحْتِرَامِهِمْ وَإِكْرَامِهِمْ، فَإِنَّهُمْ مِنْ ذُرِّيَّةٍ طَاهِرَةٍ، مِنْ أَشْرَفِ بَيْتٍ وُجِدَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَخْرًا وَحَسَبًا وَنَسَبًا، وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانُوا مُتَّبِعِينَ لِلسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ الصَّحِيحَةِ الْوَاضِحَةِ الْجَلِيَّةِ، كَمَا كَانَ عَلَيْهِ سَلَفُهُمْ، كَالْعَبَّاسِ وَبَنِيهِ، وَعَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ.

’’اہل بیت کے بارے میں وصایا نبویہ اوران سے حسن سلوک، رواداری اور عزت واکرام کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ یہ پاکیزہ ہستیاں ہیں۔ فخر اور حسب ونسب کے اعتبار سے کرۂ ارض پر سب سے باعزت گھرانا ہے، خاص کر جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی دل وجان سے پیروی کرنے والے ہوں، جیسا کہ پہلے سیدزادے ہوا کرتے تھے۔ مثلاً سیدنا عباس، آل عباس، سیدنا علی اوران کے آل بیت رضی اللہ عنہم۔‘‘

(تفسير ابن كثير : ٢٠١/٧، ت سلامة)

ولایت علی رضی اللہ عنہ اور اہل سنت:

اہل سنت کا اتفاقی عقیدہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ راشد اور امیر المؤمنین ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

وَمَنْ طَعَنَ فِي خِلَافَةِ أَحَدٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ؛ فَهُوَ أَضَلُّ مِنْ حِمَارِ أَهْلِهِ .

''جو خلفائے راشدین میں کسی ایک کی خلافت پر طعن کرے، وہ گدھے سے زیادہ بے وقوف ہے۔''

(العقيدة الواسطية، ص ١٨٤)

نیز فرماتے ہیں:

أَمَّا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ يُحِبُّونَهٗ وَيَتَوَلَّوْنَهٗ، وَيَشْهَدُونَ بِأَنَّهٗ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَالْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ .

''جہاں تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کا تعلق ہے، تو اہل سنت آپ سے محبت و دوستی رکھتے ہیں اور دل و جان سے گواہی دیتے ہیں کہ آپ خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ ائمہ میں سے ہیں۔''

(منهاج السنة النبوية : ٦/١٨)

اہل سنت والجماعت اعتدال پسند ہیں، غلو و تقصیر سے کوسوں دور ہیں۔ افراط وتفریط سے مبرا ہیں، ہر ایک کو اس کا پورا پورا حق دیتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت عظام سے محبت ومودت عین ایمان سمجھتے ہیں۔ ان کی شان میں تنقیص کے تصور سے بھی کانپ اٹھتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں، آپ کو چوتھا خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں، آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تقدس کا خیال رکھتے ہیں، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی منقبت وفضیلت کے قائل ہیں۔ ان کی شہادت باسعادت کو برحق تسلیم

کرتے ہیں۔ جو ان سے محبت رکھے اس سے محبت، جو ان سے عداوت رکھے، اس سے عداوت رکھتے ہیں اور اس کی شقاوت و بدبختی سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں۔

اہل حدیث تمام صحابہ کرام کو مدار اسلام سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان کی امانت، دیانت، عدالت، صداقت اور للّٰہیت مسلم ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت جزو ایمان سمجھتے ہیں، ہر ایک کو اس کا مقام و مرتبہ دیتے ہیں۔ کسی کے حق میں کمی نہیں لاتے۔ انہیں ہدف تنقید و ملامت بنانا برے لوگوں کا شیوہ ہے۔ ان کی تنقیص درحقیقت رسالت مآب کی تنقیص ہے۔

اہل حدیث صحابہ کے بارے میں ائمہ محدثین کے عقیدہ اور منہج سے سرِ مُو منحرف نہیں۔ صحابہ کے مابین اختلافات و مشاجرات میں اہل سنت کے عقیدہ پر ہیں اور ان کے بارے میں اپنی زبانیں بند رکھتے ہیں، طرف داری سے گریزاں رہتے ہیں۔ ان کے حق میں معافی کے طالب گار رہتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ تمام صحابہ پر اللہ تعالیٰ کی رضوان ہے اور قطعی جنتی ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ دنیا سے گئے، تو ان سے راضی تھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان کے مشاجرات کے بارے میں اپنے نبی کو آگاہ فرما دیا تھا۔

ہمارے نزدیک صحابیت گراں قدر شرف ہے۔ صحابی وہ ہے کہ جس نے متاع ایمان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا رخِ زیباں کا دیدار کیا ہو یا آپ سے ملاقات کی ہو اور حالت ایمان میں وفات پائی ہو۔